

واقفِ حکمت و اَسرار ہیں غوثِ اعظم      دل کے بھیدوں سے خبردار ہیں غوثِ اعظم

# شرح چهل کاف

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَ اِكْفَاةٌ  
كَفَا فَهِيَ كَكَمِينَ كَانٍ مِنْ لَكَ  
تَكْرُ كَرًا كَكْرِ الْكَرِ فِي كَبَدٍ  
تَحِي مُشَكِّشَةً كَلُكُلِي لَكَ  
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَةً  
يَا كُو كَبًا كَانٍ يَحِي كُو كَبَ الْفَلَكِ

رئیس التحریر مناظرِ اہلسنت، سربراہِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

مصنف

محمد فیض احمد اویسی، مدظلہ العالی (مہاراجپور)

با اہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

بہارِ مدینہ پبلشرز



شرح چهل کاف

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم

# شرح چهل کاف

مصنف

رئیس التحریر، مناظر اہلسنت، سرمایہ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ  
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

بالنسب

الحاج سعید احمد سعید قادری

ناشر

بہارِ مدینہ پبلشرز (کراچی)

کتابیں جو پیش ہیں  
میں سے کسی ایک کو بھی  
فرمان آ رہا ہے کراچی  
محلہ فرقان آباد  
فون 49946-4926110



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: شرح چہل کاف

مصنف: ملک التحریر، مناظر اسلام، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام: الحاج سعید احمد سعید قادری

ناشر: بہارِ مدینہ پبلشرز (کراچی)

اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ دسمبر ۲۰۰۰ء

صفحات: ۲۳

کمپوزنگ: الريحان گرافکس (۳۹۲۰۹۸۳)

قیمت: 16 روپے

## فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	مختصر حالاتِ غوثِ پاک	4
۲	مقدمہ	7
۳	ازالہء وہم	8
۴	حکایت	8
۵	لطفہ	9
۶	اشعار و قصائدِ غوثِ اعظم	10
۷	خواص عدد چالیس	10
۸	اسم اللہ کے عملیات کا طریقہ	11
۹	خواص کاف	11
۱۰	لفظ کاف کے عملیات	12
۱۱	خواص چہل کاف	12
۱۲	شرح شعر نمبر ۱	13
۱۳	ترکیب صر فی ونحوی	14
۱۴	شرح شعر نمبر ۲	14
۱۵	ترکیب صر فی ونحوی	16
۱۶	شرح شعر نمبر ۳	16
۱۷	ترکیب صر فی ونحوی	16
۱۸	القصیدۃ الغوثیہ	18



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ”چہل کاف“ ہے لیکن نہ وہ صرف معانی کے لحاظ سے مشکل ہے اس کے الفاظ بھی پیچیدہ ہیں، فقیر اس کی شرح کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ شرح سے قبل تبرکاً مختصر حالات حاضر ہیں۔

**مختصر حالات:** حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ حضور غوث اعظم بغداد کے علاقہ جیلان میں ۱۱۷۲ھ حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے آپ کے والد محترم تصوف کے اعلیٰ ترین درجے پر پہنچے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر کی پیدائش کے دن اس علاقے میں جس کے گھر میں بھی کوئی پیدا ہوا لڑکا ہی تھا اس دن کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ غوث اعظم پیدائش ہی سے صاحب کرامت تھے۔ ایک سال عوام میں رمضان شریف کے چاند ہونے پر اختلاف ہوا تو آپ کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ آج ححری سے عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا اور وہ روزے سے ہے۔

**احیاء موتی:** ایک مرتبہ ایک عورت کے اکلوتے مرے ہوئے بچے کو آپ نے زندہ کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک عیسائی اور ایک مسلمان میں اپنے نبی علیہ السلام کی عظمت پر بحث ہو رہی تھی کہ آپ موقع پر پہنچ گئے اور آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی و برحق ہیں لیکن افضل ہمارے نبی و کریم ﷺ ہیں۔ باقی جہاں تک مردوں کے زندہ کرنے کا سوال ہے میں ان کا ایک غلام ہونے کی حیثیت سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگتا ہوں اور آپ جس مردے کو چاہیں گے زندہ ہو جائے گا چنانچہ مردہ زندہ ہو گیا اور عیسائی مسلمان ہو گیا۔ (تفہیم الخاطر)

**فائدہ:** مردوں کو زندہ کرنے کے بیشتر واقعات آپ کی ذات سے منسوب ہیں

بلکہ ایک بار ات جو دریا میں بارہ سال پیشتر ڈوب چکی تھی اس بار ات کے دولہا کی ماں دریا پر روزانہ رو دھو کر واپس چلی جاتی تھی۔ ایک روز حضور غوث پاک کو اس پر رحم آ گیا اور آپ کی دعا سے ڈوبی ہوئی کشتی ظاہر ہو گئی۔

**سچائی:** حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بچپن شریف میں حصول تعلیم کے لئے سفر میں تھے کہ ایک نازک موقع پر آپ کی سچائی کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے نہ صرف مال واپس کر دیا بلکہ تمام ڈاکوؤں نے چوری اور ڈاکہ زنی سے توبہ کر لی۔ ایک چور آپ کے مکان میں چور بن کر آیا اور ولیء کامل بن کر واپس لوٹا۔ آپ پیروں کے پیر بھی ہیں اور آپ کا دربار بغداد شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔ اور تمام دنیا میں آپ کی گیارہویں شریف کی دھوم ہے۔ ربیع الآخر چونکہ آپ کا ماہ وصال ہے اس لئے اس مہینہ میں بڑی گیارہویں شریف منائی جاتی ہے۔

**کرامات غوثیہ:** شیخ الحدیث علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا کہ حضرت علی ہمدانی نے فرمایا، ہم میں سے جب بھی کوئی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے کرامت کا ظہور چاہتا ہے آپ کی کرامت کا مشاہدہ کرتا، اور شیخ ابوسعید قیلوی نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھی کو تندرست اور مرنے والوں کو زندہ فرماتے ہیں۔

(اخبار الاخیار ص ۱۶، زبدۃ الآثار ص ۶۰)

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی کثرت پر تمام مورخین و محققین متفق ہیں بلا شک و شبہ آپ کی ذات اقدس مظہر کرامات ہے، مختلف مشائخ کرام، علمائے کبار اور محدثین کرام کے علاوہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ آپ کی عظیم کرامات کے متعلق اپنی مشہور زمانہ کتاب ”اشعۃ الممعات“ میں یوں رقمطراز ہیں،

”بعضے اکابر مشائخ طریقت و سادات ایشاں مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین



عبدالقادر جیلانی و جزائش آنچنان مجد کثرت رسیدہ است کہ لایعد ولا تحصى است  
امام عبداللہ یافعی گفتہ است کہ کرامات وے ثابت است بے شبہہ و معلوم است بالا  
تفاق۔

آپ کی سیرت پر لکھی گئیں تمام معتبر و مستند کتب میں آپ کی کرامات کا تفصیلی  
تذکرہ موجود ہے چونکہ آپ کی ذات بچپن اور جوانی سے ہی مظہر کرامات ہے اور تادم  
آخر آپ سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اس لئے آپ کی کرامتیں یقیناً بہت زیادہ ہیں  
اور انہیں قوت تحریر و تقریر میں لانا نہایت مشکل ہے۔ کتب کرامات غوثیہ بکثرت ہیں  
ان کا مطالعہ کریں۔

فقیر یہاں صرف آپ کے ایک جملہ کلام یعنی ”چہل کاف“ کی تشریح کرنا  
چاہتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ بھی علمی کرامت ہی ہے جو دوسری کرامات سے علمی  
کرامت درجہا بہتر سمجھی جاتی ہے۔ چہل کاف شریف کی عبارت پر غائرانہ نگاہ ڈالنے کہ  
اسے عام پڑھا لکھا تو صحیح طور پر پڑھ بھی نہیں سکتا اور اہل علم بھی بڑے غور و خوض کے بعد  
پڑھ بھی لے تب بھی اس کا مکمل طور سمجھنا آسان نہیں۔

سلسلہ قادریہ میں خصوصاً اور جملہ اہل اسلام میں عموماً ”چہل کاف“ بطور ورد  
مروج ہے۔ فقیر اس کی شرح عرض کرتا ہے تاکہ عوام بلکہ اہل علم حضرات بھی استفادہ  
فرمائیں، اس کا نام بھی رکھا ”شرح چہل کاف“۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

۲ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ، بہاولپور، پاکستان

**مقدمہ:** ”چہل کاف“ سے وہ تین اشعار مراد ہیں جو حضور غوث اعظم رضی  
اللہ عنہ نے بطور مناجات اپنے پاک قلب سے مخاطب ہو کر فرمائے۔

(سوال) حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار چہل کاف کی کیا سند ہے؟

(جواب) یہ اعتراض منکرین اولیاء کو ہر جگہ کام دیتا ہے لیکن ہم انہیں سمجھانے کی  
کوشش کرتے ہیں ممکن ہے کسی کو سمجھ آ جائے اصولی طور پر شہرت کسی دلیل کی محتاج  
نہیں، علاوہ ازیں ہم اس کے متعلق چند اصول بیان کرتے ہیں۔

(۱) جو کتاب کسی مصنف کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر اس کتاب کے مسائل  
مصنف کے عقائد کے برخلاف ہوں تو یہ شک کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب اس مصنف کی  
تصنیف نہیں ہے۔

(۲) اگر اس کتاب کے مطالب بمقابلہ فضیلت مصنف اعلیٰ یا ادنیٰ ہوں تو بھی یہ ظن ہو  
سکتا ہے کہ وہ کتاب اس کی تصنیف نہیں ہے۔

(۳) اگر اس کتاب کی انشا پر دازی مصنف کی انشا پر دازی کے رتبہ کی نہ ہو تو بھی اسی  
قسم کا خیال ہو سکتا ہے کہ نسبت درست نہیں ہے۔

یہ اصول ہیں جن سے ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب فلاں مصنف کی تصنیف ہے یا  
اس کی تصنیف نہیں ہے۔

مثلاً کافیہ جو نحو میں ابن حاحب کی تصنیف ہے اس پر صرف تواثر اور شہرت ہی  
ایک دلیل ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ابن حاحب کی تصنیف ہے۔

ایسا ہی بخاری شریف جو علم حدیث کی مسلمہ کتاب ہے جس کو محمد بن اسماعیل بخاری نے  
مرتب کیا ہے مگر اس کی نسبت الفٹ یا صنفٹ نہیں لکھا، البتہ بعض نسخوں میں قال الامام  
موجود ہے، جو ان کے کسی شاگرد کا لکھا ہوا ہے۔ یہ صرف کافیہ کی تخصیص نہیں عموماً اکثر  
قدیم تصانیف درسی وغیرہ درسی میں یہی طریقہ مروج ہے۔ ہم ان اصول سے وثوق  
سے کہہ سکتے ہیں کہ الحمد للہ یہ ”چہل کاف شریف“ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ



عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام مبارک ہے۔

علاوہ ازیں بیمار کو شفا چاہیے اسے جس دوائی سے فائدہ ہو گا وہ اسے عمل میں ضرور لائے گا وہ اس ٹوہ میں نہ پڑے گا کہ یہ دوائی کس نے تیار کی، اس کے اجزاء کیا ہیں اور اجزاء کہاں کہاں پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ”چہل کاف شریف“ کی تاثیرات سے ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار بندگان خدا ظاہری، باطنی، مادی، روحانی منافع حاصل کر رہے ہیں انہیں کبھی یہ خیال بھی نہیں گذرتا کہ واقعی یہ کام غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے یا نہیں، ہاں یہ درد ابھرتا ہے تو منکرین اولیاء کو اور بس۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ”وظائف اولیاء پر اعتراضات کے جوابات“ میں پڑھیے۔

**ازالۃ وہم:** محبوبان خدا کی زبان مبارک سے جو فقرے، جملے، مصرعے یا اشعار نکلتے ہیں ان میں ظاہری و باطنی جتنا انوکھا پن نظر آتا ہے اتنی ہی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ حضرات کر سکتے ہیں جو دواؤں کے مزاج و اثرات سے واقف ہیں، عام لوگوں کو تو ان فقروں اور جملوں، مصرعوں یا اشعار کی صرف تاثیر سے مطلب ہوتا ہے سو وہ ہو ہی جاتا ہے۔ حیرانی ہے کہ یہ لوگ بزرگوں کے کلام کی تاثیر سے تو انکار ہے لیکن عام لوگوں کے بعض کلمات سے لڑائی پراتر آتے ہیں۔

**حکایت:** کسی منکر اولیاء نے کہا کہ میں درود تاج و ہزارہ اور قصیدہ غوثیہ اور چہل کاف کی تاثیرات کو نہیں مانتا۔ ایک منچلے نے دلائل دینے کے بجائے اسے ماں بہن کی گالی دے دیں، منکر لڑائی پراتر آیا۔ منچلے نے کہا، بھئی میں نے کون سا گناہ کیا ہے۔ منکر نے کہا تو نے میری عزت لوٹ لی، اس نے کہا، کہاں تیری ماں اور کہاں تیری بہن۔ یہ سن کر منکر نے کہا کہ یہ کواں جو کی ہے اس سے تو میرا کلیجہ پھٹ گیا ہے اس نے کہا تو کتنا بے وقوف ہے، تجھے اب بھی سمجھ نہیں آئی، میرے گندے الفاظ کی تاثیر سے تو تیرا کلیجہ پھٹ گیا ہے میرے اولیاء کرام اور حضور نبی پاک ﷺ کے درود و سلام اور ان کا محبوب کلام کیا کچھ نہیں ہوتا۔

**لطیفہ:** یہی حال دس نمبری اور ۴۲ نمبر کا ہے۔ یہ بند سے کسی پر چسپاں کرے تو دیکھیں پھر اندازہ کریں کہ جناب کے سر پر کیوں جوتے پر رہے ہیں۔ اس طرح کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں، اہل فہم کے لئے اتنا کافی ہے۔ اب فقیر چند دیگر مثالیں عرض کرتا ہے جن کی تاثیرات کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔

(۱) اصحاب کہف مع ان کے کتے کے اسماء (صرف نام) بے شمار تاثیرات رکھتے ہیں پندرہ تو فقیر اویسی غفرلہ نے ”مجربات اویسی“ میں نقل کی ہیں۔

(۲) ”مراجہ خرم رانیہ جاشد ز نے دہقان زاید یا زاید“ یہ ایک ولی اللہ کی زبان سے نکلے ہیں، درودہ اور تسہیل الولادة کے لئے مجرب ہیں۔

(۳) ناف ٹل جائے تو یہ لکیریں کام دیتی ہیں یعنی ناف صحیح ہو جاتی ہے۔

(۴) ”الشکر فرعون بدریائے نیل غرق شد“۔ نوبتی بخار کے لئے مجرب ہے۔

(۵) جلسا جلسا آدھے سر کے درد کو مفید ہے۔

(۶) گلے کے پھولنے کے لئے یہ نقش فائدہ دیتا ہے۔ محسوب

(۷) ایضاً، یہ نقش گلے میں باندھے طرفہ یہ کہ اس پر ۸۶ بھی نہیں لکھنا۔

نقش یہ ہے،

مطہ	مطہ
مطہ	مطہ

(۸) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا اسم گرامی سینہ پر لکھنے سے احتلام نہیں ہوتا۔

(۹) حضور سرور عالم ﷺ کا اسم گرامی محمد ۱۰۰ بار قلب پر روزانہ لکھنے سے عشق مجازی سے نجات نصیب ہوتی ہے۔

(۱۰) ہمارا تجربہ ہے کہ آسب اور جنات کے بیماروں کے سامنے ۳ بار کہہ دو کہ

”شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جو بغداد میں مقیم ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اگر تو شرافت سے چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ تجھے ہلاک کر دیا جائے گا“ (قلائد الجواہر)

ہمارا تجربہ ہے کہ جنات وغیرہ بھاگ جائیں گے کیونکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ



عز کو جنات مانتے ہیں لیکن یہ جن نہیں مانتے۔

مزید دلائل فقیر کی کتاب ”عملیات اویسی“ میں پڑھیے۔

### اشعار و قصائد غوث اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کی طرف عربی، فارسی کے بہت سے اشعار و قصائد اور اردو وظائف اور درود سلام اور تعویذات و عملیات منسوب ہیں۔ چند ایک فقیر نے ”سوانح غوث اعظم“ میں عرض کئے ہیں ان میں یہ تین اشعار عربی زبان میں ہیں جو اپنی ساخت کے لحاظ سے عجیب نظر آتے ہیں اس لئے کہ ان میں حرف ”کاف“ کی تکرار غیر معمولی انداز سے چالیس مرتبہ ہوئی ہے اسی لئے اس کا نام بھی ”چہل کاف“ مشہور ہے۔ عام لوگوں کو ان اشعار کے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے لیکن جو ان کا مفہوم اور مناجاتی انداز ہے وہ بالکل آسان اور واضح ہے۔

**خواص عدد چہل (۴۰):** علم الاعداد کے ماہرین نے اس کے مندرجہ ذیل خواص بیان فرمائے ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال تک ایک حالت میں رہا۔

(۲) پھر چالیس سال میں وہ خشک ہوا۔

(۳) ماں کے پیٹ میں بچہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے۔

(۴) پھر چالیس روز تک جما ہوا خون۔

(۵) پھر چالیس روز تک گوشت کا ٹوٹھا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ، باب الایمان بالقدر)

(۶) پیدا ہونے کے بعد چالیس روز تک ماں کو نفاس آسکتا ہے۔

(۷) پھر چالیس سال کی عمر میں پہنچ کر عقل پختہ ہوتی ہے اسی لئے اکثر انبیائے کرام

علیہم السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت دی گئی۔

(۸) صوفیائے کرام وظیفوں کے لئے چلے یعنی چالیس چالیس روز مشقتیں کرتے ہیں

توان کو روحانی ترقی ہوتی ہے۔

(۹) موسیٰ علیہ السلام کو بھی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آکر چالیس روز اعتکاف کرو، تب توراۃ شریف دی گئی۔ واذا واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ، اور جبکہ ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا، بیہقی کی روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ ان الانبیاء لا یترون فی قبورہم اربعین لیلۃ ولکن ہم یصلون بین یدی اللہ ینفخ فی الصور۔ زرقانی شرح مواہب نے بیان کیا کہ انبیائے کرام کی روح کا تعلق اس جسم مدفون سے چالیس روز تک بہت زیادہ رہتا ہے بعد ازاں وہ روح قرب الہی میں عبادت کرتی ہے اور جسم کی شکل میں ہو کر جہاں چاہتی ہے جاتی ہے۔

(۱۰) چالیس دن تک میت کا روح سے علاقہ رہتا ہے ممکن ہے کہ اس کی اصل کچھ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس کے عدد میں کچھ تاثیرات ہیں اسی لئے چالیس دن پر فاتحہ کی جاتی ہے۔ ممکن ہے اس کی اور وجہ بھی ہوں لیکن یہ تو یقین ہوا کہ چالیس عدد کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ مرتبہ ہے اسی لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام میں چالیس کاف جمع فرمائے اور لفظ کاف کی بھی عجیب تاثیریں ہیں وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

**خواص کاف:** علم الحروف فرماتے ہیں ”کاف“ جمالی ہے اس کا تعلق شفت و رحمت سے ہے۔ لفظ کاف اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے مبارکہ کا خلاصہ ہے جن میں پہلا لفظ کاف ہے اور یہاں ہماری مراد لفظ کاف کے عملیات ہیں جو آگے آتے ہیں۔

### حرف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات کا طریقہ:

یہ طریقہ سب سے زیادہ زود اثر اور بے خطر ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے جسم و روح، قلب و زبان، بصارت و سماع، گفتار و کردار غرض ہر ایک شے خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہو کر سنوارنے اور نکھرنے لگتی ہے اور موکل حروف اسم اعظم کی برکت سے جلد مانوس ہو کر تابع ہو جاتا ہے اس لئے یہ طریقہ بالکل بے خطر و بے ضرر ہے اور زود اثر بھی ایسا کہ پہلے دن ہی فیوض و برکات کے کرشمے دیکھے جاسکتے ہیں



اب عمل کرنے والے کے حال پر موقوف ہے کہ جو وقت کثافت کو لطافت سے بدلنے میں لگے گا اتنی ہی دیر ظہور الطاف میں ہوگی مگر یہ وقت بھی لذت روحانی سے خالی نہ رہے گا۔

ہر روز بعد دو گنا ادا کرنے کے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق کوئی اسم الہی منتخب کر کے ورد کریں۔

## لفظ کاف کے عملیات

اَجِبْ يَا حَرْوَزْ اَنْبِلْ بِحَقِّ كَافٍ يَا كَافِي الْمَوْسِعِ لِمَا خُلِقَ لَهُ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهِ يَا كَافِي

اس عمل کے عامل کو سانپ، کچھو درندہ کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکے اور ان میں سے کسی جانور کو دیکھے اور اس کے حملے کا اندیشہ ہو یا سانپ کچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے عامل کا نام لے کر قسم دینے سے زہر ختم جائے اور حملہ کرنے والا پلٹ کر بھاگ جائے۔ اگر الموسع سین سے پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو غیب سے رزق عطا فرمائے اور دل غمی کرے اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔ ہر روز ۲۶۳ بار یا ۱۱ بار بجزوری ۸ بار اول و آخر درود شریف ۱۱ بار۔

## مختصر خواص ”چہل کاف“

ہر مشکل اور ہر حاجت کے لئے مجرب اور تیر بہدف ہے یہاں تک کہ قتل کے کیس اس کے ورد کی برکت سے کافور ہوتے دیکھے گئے، گیارہ بارہ لاکھ تک کورس ہے، مشکل اور ضرورت کے وقت کو دیکھیں اس کے بعد کسی اضافہ عامل کے ہاتھ میں ہے۔ اول و آخر تین بار درود شریف اور عمل کے ابتداء میں بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیازی پکا کر صحیح غرباء و مساکین کو کھلائیں اور کام ہو جانے کے بعد بھی، اللہ تعالیٰ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے صدقے مشکل حل فرمائے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) اب فقیر ”چہل کاف“ کی علمی شرح عرض کرتا ہے۔

## شرح اشعار

کفکاف ربُّک کم یکفیک وا کفہ

کفکا فہا ککمیں کان من لکک

ترجمہ: اے میرے دل تیرا رب پہلے بھی بارہا تجھے ناگہانی مصائب میں کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا ہے، یا کرے گا جن کی واپس یا جن کا رکنا ایک لشکر جبار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

شرح: اے میرے دل میرے مولا کے کریم نے پہلے بھی تجھے یکا یک پیدا ہونے والے خطروں اور وسوسوں سے بچایا ہے۔ اور اب بھی وہ ان سے تیری حفاظت کرتا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ ان خطرات اور وسوسوں کے دور ہو جانے یا ان کے رک جانے سے تو نافل اور مطمئن مت ہو جا۔ یہ تو ایسا حملہ ہے جیسے کہ ایک بھاری لشکر چھپ کر گھات لگائے ہوئے ہو کہ کب تجھے غافل پا کر دوبارہ حملہ آور ہو۔

حل لغات: (کفکاف ربُّک) جملہ دعائیہ ہے یا خبریہ ہے، رجاؤ توکل کی تقویت کے لئے۔ (کم) خبریہ محلا منصوب علی المصدر یہ یا علی الظرفیہ ہے۔ (یکفیک) مضارع برائے استقبال یا حال یا استمرار ہے۔ (وا کفہ) ازالو کف (چکیدن) الوا کفہ کا نازلہ کنایہ ہے سوء القضاء نازل ہونے والی سے محن و بلا وغیرہ۔ مضارع مذکور کا مفعول ثانی ہے تعیم مع اختصار کے قصد پر جملہ اولیٰ سے مفعول ثانی محذوف کیا گیا، الکفایہ مفعول ثانی کی طرف بلا واسطہ حرف جر متعدی ہوتا ہے۔

(کفکاف) مصدر (بجزو لروال) لازم و متعدی مستعمل ہوتا ہے بمعنی الصرف والا انصراف یہ مبتدا ہے اس کا مابعد خبر ہے، وا کفہ کی خبر اول ہے (کممیں) مصدر ہے بمعنی اختفاء یعنی دشمن کا تاک میں چھپنا، مابعد کا جملہ اس کی صفت اور کان تادمہ ہے۔ (لکک) بجزو لشکر جبار اور بجزو کف لکک کا مخفف اس کا بھی یہی معنی ہے۔ شاعر فیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض نسخوں میں ملک بتقدیم الکاف ہے



اس سے شکار مراد لی جاتی ہے لیکن میں نے یہ معنی کسی لغت میں نہیں پائے۔

**فائدہ:** انصراف اگر متعدی بھی ہو تو معنی ہے تجھ سے کید و مکر کا پھر نایا حاصل مصدر مراد ہے اس کا تجھ سے رکنا۔ اگر متعدی بالی ہو تو اس سے وہ آفات مراد ہیں جو ناگہانی طور پر واقع ہوتی ہیں۔

**ترکیب صرفی ونحوی:** کفّی، باب ضَرْب سے فعل ماضی معروف دو مفعول کو چاہتا ہے، ک، مفعول بہ اول، دوسرا مفعول تعلیم اور اختصار کے واسطے حذف کر دیا گیا ہے۔ ربّک، مرکب اضافی فاعل۔ کم، خبریہ مفعول مطلق تاکید یا مفعول فیہ، فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ یکفّی، باب ضَرْب سے فعل مضارع معروف، اس میں ضمیر مُسْتَر ہے، جو رب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل۔ ک، مفعول بہ اول، واکفّہ، مفعول بہ دوسرا اور موصوف، کفکافہا، مرکب اضافی مبتداء، ک، جار۔ کمین، مجرور اور موصوف۔ کمان، تامہ بمعنی کھل اس کے اندر ضمیر ہو مُسْتَر وہ اس کا فاعل، من، جار۔ لکک، مجرور، جار مجرور ل کر کمان کے متعلق ہوئے، فعل، فاعل اور متعلق مل کر جملہ صفت کمین کی صفت ہوئی موصوف صفت مل کر جار کا مجرور ہوا، ککمین جار مجرور مل کر مبتداء کی خبر بنی، مبتداء خبر جملہ بن کر واکفّہ کی پہلی صفت ہوئی۔

## شعر نمبر ۲:

تَکَرَّ کَرًّا کَکَرِ الْکَرِ فِی کَکَدِ

تَحْکِی مُشْکِشْکَ کَلْکَلْکِ لُکْکِ

**ترجمہ:** وہ مصائب بار بار حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی و یک جائی اس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسی کی لڑیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں۔ یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔

**شرح:** یہ خطرات و سواس صراط مستقیم سے بھٹکانے کے لئے بار بار پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور تسلسل ایک مضبوط موٹی رسی کی طرح ہے، جو ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے، خطرات اور سوسے ایک موٹے اور گتھے ہوئے مہیب اور وحشی اونٹ کی مانند نیزہ انداز مسلح لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں۔

**حل لغات:** الکَر، از باب ضرب بمعنی بازگشت اور حملہ کرنا، یہاں یہی معنی مراد ہے یہ جملہ واکفّہ کی دوسری صفت ہے۔ کرا، مفعول مطلق تاکید ہے اور لغت بالتشبیہ تہید کے لئے ہے۔

الکَر (الثانی) سے العطاف (پلٹنا) بعض اجزاء کا بعض کی طرف۔ ا لکَر (الثالث) جو مضاف الیہ ہے، بمعنی موٹا رسہ جو لیف اور رُج سے تیار کیا جائے اور تشبیہ مصدر کی صفت ہے۔

الکَبَد، فتح الباء بمعنی شدت و صعوبت۔ قرآن مجید میں ہے، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِی کَبَدٍ (پ ۳۰، البلد) ظرف تشبیہ کی جامع اور وہ تشبیہ کے معنی سے متعلق ہے جو کاف سے مستفاد ہے، اسی لقبول الوا کفہ یعنی جیسے رسہ ارد گرد شے کو جکڑ لیتا ہے اور اسے سخت سے سخت طریقہ سے گھیر لیتا ہے اور جملہ کا فاعل اس کے موصوف کی ضمیر ہے۔

**فائدہ:** شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کی شرح میں یہ شعر تیسرے نمبر پر ہے۔

تَحْکِی اَلْخ، یہ الوا کفہ کی تیسری صفت ہے۔ مُشْکِشْکَ، صیغہ مفعول از شَکْشَکَ بمعنی تیر وغیرہ کا چھنا، نیز اس ہتھیار کو بھی کہا جاتا ہے جس کا آخری کنارہ تیز ہو جیسے تیر وغیرہ، یہ ہتھیار والی جماعت کی صفت ہے یا تیز دھاری دار آلہ کی صفت ہے اور یہ تَحْکِی کی صفت ہے اور اس کی ضمیر فاعل واکفّہ کی طرف راجع ہے۔ لُکْکِ، ہڈی کی طرح موٹا اونٹ، یہ مشکشکہ کی صفت ہے۔

لُکْکِ، ہفتین۔ پُر گوشت جوان اونٹ۔



### ترکیب صرفی و نحوی

تکرو، باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب ضمیر ہی اس کے اندر مُستتر ہے، جو وا کفہ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل گزرا۔ مصدر، مفعول مطلق اور موصوف ک۔ جار، کمر، مجرور اور مضاف، الکر۔ مضاف الیہ جار مجرور مل کر صفت ہوئی، فی۔ جار، کبلا۔ مجرور، جار مجرور تثنیہ کے جو کاف سے مستفاد ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ دوسری صفت وا کفہ کی ہوئی، تحکی باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب، اس کے اندر ضمیر ہی مُستتر ہے، جو وا کفہ کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل مُشکک شگہ۔ مفعول بہ ک۔ جار، لکلک مجرور اور موصوف، لکک۔ صفت فعل فاعل اور مفعول مل کر فعلیہ تیسری صفت وا کفہ کی ہوئی۔

### شرح شعر نمبر ۳

کفّاک ما بی کفّاک الکاف کُربتہ

یا کو کبا کان یحکی کو کب الفلک

ترجمہ: اے میرے دل، خداوند کریم نے تجھے اس تمام رنج اور پریشانی سے جس میں میں مبتلا ہوں، کفایت کی۔ اے میرے دل، تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہ ہے۔

شرح: یعنی اے میرے دل جسے میں آسمانی ستارہ کی مانند سمجھتا ہوں، خدا نے تجھے ان تمام مصائب سے جو مجھ پر نازل ہوئے محفوظ رکھا۔

### ترکیب صرفی و نحوی

کفّا، باب ضرب سے ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر ہو اس کے اندر مُستتر ہے، جو ر ب کی طرف پھرتی ہے، وہ اس کا فاعل یا الکاف اس کا فاعل، ک۔ پہلا مفعول بہ ما، موصولہ بی۔ جار مجرور فعل محذوف کے متعلق ہو کر صلہ ہوا،

موصول صلہ مل کر دوسرا مفعول بہ ہوا، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، دعائیہ یا خبریہ ہوا۔ کفّا، فعل، ک۔ پہلا مفعول بہ الکاف، اسم فاعل مخفف الکافی کا وہ اس کا فاعل، کُربتہ۔ مرکب اضافی دوسرا مفعول بہ، فعل فاعل پہلا اور دوسرا مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ یا خبریہ ہوا۔

یا۔ حرف نداء، کو کبا۔ منادی موصوف، کان۔ فعل ضمیر اس میں فاعل یحکی، باب ضرب سے مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مُستتر، فاعل کو کب الفلک۔ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر کو کبا کی صفت ہوئی۔

### القصيدۃ الغوثیہ

چہل کاف کی طرح قصیدہ غوثیہ شریف بھی بڑا پُر تاثیر و طیفہ ہے۔ تبرک کے طور پر شرح چہل کاف کے ساتھ ملایا جا رہا ہے تاکہ ناظرین اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ قصیدہ غوثیہ شریف کے متعلق اکثر بزرگوں سے سنا ہے کہ اس کا پڑھنا بفصلہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات و مہمات کی برآری کا ذریعہ ہے۔ حضرت سلطان الاولیاء قصیدہ شریف میں خود بھی ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے (جوان کے جدا علی ہیں) جن طالبوں یا سالکوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں ”میری یاد“ سے ان کے دل منور اور آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

شرح قصیدہ غوثیہ، الموسوم بہ ”الآلی المصنئیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ“ فقیر نے ایک عرصے سے تیار کر رکھی ہے کسی بندہ، خدا کی ہمت کے انتظار میں ہے۔ اس سے قبل فقیر نے قصیدہ غوثیہ شریف کے چند اشعار کے خواص و فوائد مرتب کئے جسے حضرت پیر طریقت الحاج محمد رضا فریدی مدظلہ نے کراچی سے شائع کی اور اس پر حضرت صاحبزادہ والا شان علامہ سید پیر محمد عارف شاہ صاحب اویسی ترمذی مدظلہ نے پُر مغز مقدمہ سپر قلم فرمایا جس کی افادیت میں چار چاند لگ گئے اب وہ بھی



نایاب ہیرہ ہے۔ حضرت فریدی صاحب تو امریکہ کی بہاروں میں مست ہیں کوئی خدا کا بندہ اس نایاب ہیرے "قصیدہ غوثیہ مع خواص و فوائد اویسیہ" کو دوبارہ شائع فرمائے تو بے شمار علق خدا کا بھلا ہوگا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور، پاکستان۔

کیم جنادی الثانی ۱۴۲۱ھ، یکم ستمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ

فَقُلْتُ لِحُمْرَتِي نَحْوِي تَعَالَى

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزمِ مصالح لاجس قدر بھی تم ہیں شرابِ جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُوْسٍ

فَهَمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

ساغر بھرے ہوئے میری جانبِ دواں ہوئے میں ہوں میانِ حلقہ یارانِ حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُوا

بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

آواز دے رہا ہوں کہ اقطابِ دہر آؤ خواہاں ہو تم اگر بھی اصلاحِ حال کے

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ حُبُّوْرِي

فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَانِي مَلَا لِي

ہمت کرو۔ بڑھو۔ چلے آؤ اٹھاؤ ہم یہ تم تم بھرے ہیں شراب وصال کے

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي

وَلَا بَلْتُمْ عَلُوِي وَاتِّصَالِي

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو! لیکن ابھی تو دور نہیں نیلے وصال کے

مَقَامُكُمْ أَعْلَى جَمْعًا وَلَكِنْ

مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

أَنَا فِي خَصْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي

يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریقِ جلوہ حسن و تکیم ہوں کافی کرم ہیں مجھ پرے ذو الجلال کے

أَنَا الْبَارِي أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ

وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

ہوں جبرہ باز سارے شیوخانِ دہر کا کس کو ملے ہیں ادج یہ فضلِ کمال کے



كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَانِ عَزْمٍ

وَتَوَجَّيْتُ بِتِيْمَانِ الْكَمَالِ  
پہنے ہوئے ہوں عزم و عہدیت کی خلعتیں کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَأُطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُوءًا لِي  
رازِ قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا مجھ پر عطائیں کیں ہیں غرض ہر سوال کے

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ  
والی بنا دیا ہے مجھے اقطابِ دہر کا نافذ ہے میرا حکم اب ہر اکٹھے حال کے

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارٍ

لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ  
پانی سمندر میں نہ رہتا رہے کہیں میں اُن پکھولوں میں جو زمونہ اپنے حال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ

لَدُكَّتْ وَلِخْتَفَتْ بَيْنَ الرَّمَالِ  
ہو چلے اُن پر فاش میرا رازِ عشق گر ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تو نے رعبال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّجَالِي  
میں گر دوں بیانِ محبت کی داستان ہو چلے آگ سرِ دلفییر اشتعال کے

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيِّتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى  
مُردہ اگر مرنے جو کبھی میرے راز کو جی اٹھے یہ کرم ہوں مرے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرُّوْنَ تَنْقِضِي إِلَّا آتَالِي  
مستقبل جہاں کے منظر ہیں سامنے پرے تمام اٹھ گئے ماضی و حال کے

وَتَخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْبُرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جَدِّالِي  
آگاہ کرتے ہیں یہ زمانے مجھے مُدام یار و عبت ہیں تقدیر بختِ فُجْدال کے

مُرِيدِي هُمْ وَطِبُّ وَأَشْطَحُ وَعَنِي

وَأَفْعَلُ مَا تَشَاءُ فَالِإِسْمُ عَالٍ  
تجھے ہیں لطف کہ عینِ غنہ ہے وہ میرے مُرید نام لے بس ذوالجلال کے



مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي

عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي  
اللہ ربی خوف نہ کرے مرے مرید ہے منزل مراد میں میرے حال کے

طُبُوِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دَقْتُ

وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَايِ  
مرے جلو میں خیر و کرم کے نقیب ہیں چرچے ہیں آسمان سے زمین تک مال کے

بِلَادُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَوَقَّتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَايِ  
اللہ کے شہر و ملک میں سب میری ملکیت محکوم ہیں یہ سب مرے ارضی و سماوی حال کے

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ النَّصَالِ  
سب ملک میرے سامنے یوں ہیں رکھاکے پھینکے ہوں جیسے رانی کے دانے اُتھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي  
مردار و قوم قطب کا درجہ مجھے دیا مولائے کل کے لطف و جلال شامل تھے حال کے

فَمَنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ مِثْلِي

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصَرُّفِ حَالِ  
ہوں اولیائے وقت میں سمیٹلے نظر میں اختیار علم کے تصنیف حال کے

رَجَائِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صَيَّامُ

وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّيْلِ  
تپتے دنوں میں ہوم سے رہ کر میرے مرید رخشائیں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ وَتَدَمُّ وَإِيَّ

عَلَى قَدَمِ السَّيِّئِ بَدْرُ الْكَمَالِ  
رکھتے ہیں اولیائے تغلیب و نقشب پاد رہبر مرے ہیں چاند جہان کمال کے

نَبِيُّ هَاشِمِيٍّ مَكِّيٍّ حِجَازِيٍّ

هُوَ جَدِّي بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِي  
یعنی نبی ہاشمی — مکی شہ حجاز صدقہ انہی کا ہیں مراتب کمال کے

مُرِيدِي لَا تَخَفُ وَأَشِ فَايِي

عَزُومُ قَاتِلٍ عِنْدَ الْقِتَالِ  
جاسوس شاہ سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مرید جو ہر نہاں میں مجھ میں جلال قتال کے



أَنَا الْجَيْلِيُّ مُحْيِ الدِّينِ اِسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلَى سَائِسِ الْجِبَالِ

جیلی ہوں اور دین کا محی لقب میرا کوہ جبل پر نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَذَّعُ مَقَامِي

وَأَوْتَدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

میرا بڑا گھرانہ ہے دادا حسن میرے ہیں پاؤں گردنوں پر تہائی رجال کے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اِسْمِي

وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسوم ہوں میں بندہ قاتر کے نام سے

جد میرے صاحبِ لاریں عینِ الکمال کے



# ہماری کتب

گیارہویں اولیاء و علماء کی نظر میں

قرض لینے دینے کے احکام

تاریخ تفسیر القرآن

شرح حدیث قسطنطنیہ

شرح چہل کاف

احادیث موضوعہ اور امام احمد رضا

خزانہ خدا کی چابیاں حبیب خدا کے ہاتھ میں

حیات کاظمی (رحمۃ اللہ علیہ)

ختہ کی تحقیق اور احکام

تفسیر سورۃ اخلاص

غریبوں کا حج

حدیث اول ماخلق اللہ نوری کی تحقیق